فون نمبر ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | جمعرات ۹ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ، ۸ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"دانت کی تکلیف ابھی باقی ہے۔"

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو جلد از جلد کامل شفایابی عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت پر نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پیٹ میں تکلیف اور ضعف کی وجہ سے بدستور ناساز ہے احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

احباب کرام سلمہ اللہ سے ملاقات کا نادر موقع

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ ۱۶ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ ہال میں ربوہ میں موجود صحابہ حضرت اقدس کے کلمات مبارکہ سننے کا نادر موقع فراہم کر رہی ہے۔

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

زیادہ سے زیادہ احباب اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

(زعیم خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ)

• خاکسار کی اہلیہ اور تین بچے عزیزان صفوان احمد ملک، نعمان احمد ملک اور ملک سلیم الدین احمد مختلف عوارض کی بناء پر کئی دنوں سے بیمار ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیوی بچوں کو اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر مال وقف جدید۔ محلہ دارالیمن غربی ربوہ)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انفرادی یا اجتماعی ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مقرر ہے۔ دیگر ایام میں ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

ہر قسم کی ملاقات کے لئے پیشگی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے جس کے لئے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی وساطت سے تحریری طور پر درخواست بھجوانی چاہیئے۔ براہ کرم پیشگی منظوری حاصل کئے بغیر ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

(حمید احمد کلیم۔ پرائیویٹ سیکرٹری)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جو شخص خدا کیلئے خاکساری کرتا ہے خدا اُسے بلند کرتا ہے

نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو، سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ

ارشاد باری تعالیٰ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان آیت ۶۴)

ترجمہ:۔ اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام (یعنی فروتنی) سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (ان سے جھگڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لیے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ (لقمان آیت ۱۹، ۲۰)

ترجمہ:۔ اور اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھلا اور زمین پر تکبر سے مت چل۔ اللہ یقیناً ہر شیخی بگھارنے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھیما رکھا کر (کیونکہ) آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم "جو شخص خدا کے لیے خاکساری کرتا ہے خدا اُس کو بلند کر دیتا ہے"۔

(ترمذی ابواب البر والصلہ باب ماجاء فی تواضع)

"جو شخص عمدہ کپڑے پہننے کی استطاعت رکھتا ہے لیکن وہ خاکساری سے اس کو نہیں پہنتا تو خدا اس کو قیامت کے دن سب کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دیگا کہ ایمان کا جو حلہ پسند کرے پہن لے۔" (ترمذی ابواب الزہد)

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر، اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر ..... اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو..... تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔" (کشتی نوح)

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائیگا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائیگا..... ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کے ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۵)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ • قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۹ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۸ر اخاء ۱۳۶۰ ہش

ایک کمزوری اور اس کا ہولناک خمیازہ

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بعض انسانوں کی ایک بہت بڑی کمزوری کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ جلدی حاصل ہونے والے فائدہ کی طرف خواہ وہ کتنا ہی عارضی، خفیف اور بے حقیقت ہو دوڑ کر جاتے ہیں اور دیر میں حاصل ہونے والے فائدہ کو خواہ وہ کتنا ہی دیرپا وقیع اور حقیقی ہو خاطر میں نہیں لاتے اور اس کی طرف سے آنکھیں موند لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ایسے ناسمجھ عاقبت نااندیش اور مورکھ انسانوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے:۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ

(القیامۃ آیات ۲۱-۲۲)

ترجمہ:۔ سنو! تم جلدی سے ملنے والی نعمت کو پسند کرتے ہو اور بعد میں آنے والی نعمت کو نظر انداز کر دیتے ہو۔

اپنی اس کمزوری کا ایسے انسانوں کو بہت ہولناک خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ اس کمزوری کا ہی نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہو کر اور دنیا کے وقتی اور فانی عیش و آرام کے دلدادہ بنکر آخرت کی زندگی اور اس کی دائمی نعمتوں اور احوال کو یکسر بھلا بیٹھتے ہیں بلکہ رفتہ رفتہ آخرت کے منکر ہو جاتے ہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ سورۃ القیامۃ میں (جس میں اس نے بعض انسانوں کی اس کمزوری کا ذکر کیا ہے) اس کمزوری کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝

(القیامۃ آیات ۴ تا ۷)

ترجمہ:۔ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں نہیں جمع کریں گے۔ نہیں نہیں! ہم تو اس پر قادر ہیں کہ اس کے جوڑ جوڑ کو پھر سے بنا دیں حقیقت یہ ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ آئندہ بھی فسق و فجور میں مبتلا رہے۔ وہ (عدم یقین کی بناء پر اعتراض کے رنگ میں) پوچھتا رہتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟

اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کی بے وقوفی اور حماقت کا سورۃ القیامۃ سے اگلی سورۃ میں بھی ذکر کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ (الدھر آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ بے شک یہ لوگ جلدی ملنے والے (دنیا کے) انعام کی محبت میں گرفتار ہیں اور اپنے آنے والے دنوں کو فراموش کر بیٹھے ہیں

بعض انسانوں کی اس کمزوری اور اسکے ہولناک انجام کا ذکر کرنے کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ سب لوگ ایسے نہیں ہوتے جو لوگ اپنی عجلت پسندی کے زیر اثر ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں وہ دنیا اور اس کے عیش و آرام کو اپنا منتہائے مقصود بنا کر اسکے حصول میں سرگرداں رہتے ہیں۔ ہم انہیں اس دنیا کا عیش و آرام دیدیتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ آخرت کی دائمی خوشحالی سے یکسر محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو عجلت پسندی کی کمزوری میں مبتلا نہیں ہوتے بلکہ آخرت کی دائمی خوشحالی کو اپنا منتہائے مقصود بناتے ہیں اور دنیا سے دل نہ لگا کر اس کے قریب میں نہ آکر اس کی دائمی خوشحالی کے لئے کوشاں رہتے ہیں ہم انہیں ان کی مراد عطا کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس دنیا میں بھی ہم اپنے فضلوں سے نوازتے ہیں اور آخرت کے دائمی انعامات اور دائمی نعمتیں بھی ان کے لئے مقدر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیات ۱۹ تا ۲۲)

ترجمہ:۔ جو شخص (صرف) دنیا کا خواہاں ہو ہم اس قسم کے لوگوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس دنیا میں کچھ جلدی والا (دنیوی) فائدہ دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کے لئے جہنم (کا عذاب) مقرر کر دیتے ہیں جس میں وہ الزام لگوا کر اور دھتکارا جا کر داخل ہو جاتا ہے اور جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں آخرت کی خواہش کی اور اس کے لئے اس کے مطابق کوشش بھی کی تو (یاد رکھو) ایسے ہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔ ہم سبھی کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی (یعنی آخرت کی دائمی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنانے والوں کو بھی) اور ان کو بھی (یعنی دنیا والوں کو بھی) (اور یہ مدد) تیرے رب کی عطا میں سے ہے اور تیرے رب کی عطا (کسی خاص گروہ سے) روکی نہیں جاتی۔ دیکھ کس طرح ہم نے (دنیوی سامانوں کی رو سے بھی) ان (دین والوں) میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہوئی ہے اور آخرت کی زندگی تو یقیناً (اور بھی) بڑے درجات والی اور (زیادہ فضیلت والی (زندگی) ہوگی۔

جو لوگ دنیا کے عیش و آرام کو ہی اپنا مطلوب و مقصود بنا لیتے ہیں اور اس کے حصول کی ادھیڑ بن میں لگے رہتے ہیں وہ دنیا ہی کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں اور اس کی پرستش میں ہی ان کے دن رات گزر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اگلی ہی آیت میں ایسے لوگوں کو ان کی غلطی اور اس کے خمیازہ سے خبردار کرنے کے لئے فرمایا:۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ پس (اے مخاطب) اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ تو الزام لگوا کر اور نصرت الٰہی سے محروم ہو کر بیٹھ جائے گا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ انسان کی یہ بہت ہی خطرناک کمزوری ہے کہ وہ جلد بازی کی وجہ سے دنیوی فائدہ کی طرف اس درجہ راغب ہو جاتا ہے کہ آخرت اور اس کی دائمی خوشحالی کو فراموش کر دیتا ہے اور بالآخر اس کا منکر ہو کر ہمہ تن دنیا ہی کا ہو رہتا ہے اس طرح اسے دنیا کا عیش و آرام تو مل جاتا ہے۔ لیکن وہ مکروہات دنیا اور فسق و فجور میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو آخرت کے دیر تک قائم رہنے اور چلتے چلے جانے والے عذاب کا مستحق بنا لیتا ہے اور اسے اپنی اس خطرناک کمزوری کا بہت ہولناک خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ دنیا کے فریب میں نہ آئے اور عاقبت کی دائمی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنائے اور حصول رضائے الٰہی کے لئے کوشاں ہو تو حسنات دنیا بھی اسے ملیں اور آخرت کی حسنات کا بھی وہ وارث قرار پائے۔

الغرض خاتمہ بالخیر اور فلاح دارین کے حصول کے لئے عجلت پسندی اور جلد بازی سے بچنا ازبس ضروری ہے۔ اسی میں عافیت ہے کہ انسان جلد حاصل ہونے والے عارضی فائدہ کے قریب میں نہ آئے بلکہ مستقل اور حقیقی فائدہ کے حصول میں کوشاں رہے۔ خواہ وہ دیر سے ہی حاصل ہو

"داروئے تلخ"

اس دور کی بیماری بے قیدی و آزادی
بیٹا ہے تو شہزادہ بیٹی ہے تو شہزادی
قرآن کی پابندی نسخہ ہے مسیحائی
"شیریں دہن" انسان کو کیا "تلخ دوا" لادی

عبدالمنان ناہید

نوٹ:۔ مفہوم ماخوذ از ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا دورہ انڈونیشیا

دوران قیام آپ کی تربیتی اور تبلیغی مساعی اور خطابات

مرسلہ:- شعبہ تصنیف وکالت تبشیر تحریک جدید

(۲)

مورخہ ۱۰ رجون بروز بدھ شام ساڑھے پانچ بجے آپ نے مسجد مبارک کے قریب مکرم ایم حنفی صاحب کے ایک نئے گھر میں جو زیر تعمیر ہے احباب جماعت کی معیت میں دعا کرائی اس کے بعد مسجد میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے ادا کیں اس کے بعد آپ مکرم ہادی ایمان صاحب سیکرٹری تحریک جدید انڈونیشیا کے گھر تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔

مورخہ ۱۱ رجون بروز جمعرات صبح ۹ بجے بنڈونگ سے گاروت کے لئے روانہ ہوئے جو وہاں سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے راستہ میں چند منٹ کیلئے مکرم اومبی سواجی صاحب کے ریسٹورنٹ میں ٹھہرے اور دعا کرائی گاروت پہنچ آپ نے ہال لجنہ اماء اللہ اور مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔ اس کے مسجد الناصر میں احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔

ہمیں اپنی مسجدوں کی ظاہری خوبصورتی کی طرف زیادہ توجہ نہیں دینی چاہیئے۔ بلکہ مسجد کی جو اصل غرض ہے اس کو پورا کرنا چاہیئے مسجد میں اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کرنا جماعت میں وحدت پیدا کرتا ہے۔ آپس میں اخوت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی زمانہ نمازوں میں جب صحابہ تشریف لاتے تھے تو ان کو معلوم ہو جاتا تھا کہ کونسا صحابی موجود نہیں اور ان کو یہ خیال آتا کہ وہ ضرور بیمار ہوں گے اس لئے وہ مسجد میں نہیں آئے۔ اس لئے وہ ان کی تیمارداری کے لئے جاتے تھے یہ تو صرف ایک مثال ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ مسجد صرف عبادت کے لئے نہیں بلکہ آپس میں اخوت اور ہمدردی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

گاروت میں دعا اور مصافحہ کے بعد آپ موضع وانا سگر بوقت ساڑھے بارہ بجے تشریف لائے اور مسجد کا افتتاح فرمایا اور پھر جماعت سے ناصحانہ خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلی مسجد بنائی جو مسجد نبوی کے نام سے مشہور ہے تو اس مسجد کی چھت تنکوں کی تھی۔ زمین پر کوئی فرش نہ تھا۔ بارش کے وقت مسجد کا اندر کا حصہ کیچڑ بن جاتا تھا جب صحابہ کرام رضؓ سجدہ میں جاتے تو ان کے منہ کیچڑ سے بھر جاتے پس کسی مسجد کو ظاہری شان و شوکت سے بنانا اس کو برکت والا نہیں بنا سکتا۔ برکت والی مسجد وہ تھی جو تنکوں کی چھت والی تھی اس مسجد کی نقل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نمازیوں سے مسجد کو بھر دیا جائے اور وہاں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کی آواز بلند ہوتی ہو۔ مسجد کا احترام ظاہری چیزوں سے نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور خدا تعالیٰ غنی ہے وہ ہماری نمازوں کا محتاج نہیں۔ البتہ اس کے فضل کا ذریعہ مساجد ہیں ہم جو احمدی ہیں اس مسجد کو اتنا آباد کریں کہ لوگ خود بخود کھنچے چلے آئیں۔ جیسے عطر فروش جس کا عطر اچھا ہو لوگ خود بخود اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ آپ مسجد کی اہمیت اور خدا کی توحید کو سمجھیں اور حضرت اقدس کی تعلیم کے مطابق عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہر ابتلاء سے بچائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کے مال اور اولاد میں برکت ڈالے۔ آمین۔

اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔

گاروت سے آپ موضع سنگا پرنا ۱۱ رجون بروز جمعرات پہنچے جو وہاں سے ۱۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے یہاں بھی آپ نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پوری ہوئیں۔ اور میں ان دعاؤں کو دہراتا ہوں خدا کرے کہ وہ دعائیں ہماری جماعت کے حق میں بھی پوری ہوں۔ (آمین)

اس کے بعد آپ نے دعا کرائی اور بعد میں مسجد کا افتتاح فرمایا۔ پھر مسجد میں داخل ہو کر احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔ سنگا پرنا سے آپ تاسک ملایا تشریف لے گئے۔ جو وہاں سے سترہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہاں بھی آپ نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مختلف انداز میں مختلف فرائض بیان فرمائے ہیں اور کئی مثالیں اور واقعات بیان فرمائے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ موت و حیات انسان کے اختیار میں نہیں۔ البتہ قرآن مجید کی آیت کے مطابق ہماری کوئی حرکت خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف نہیں ہونی چاہیئے مسلمان کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دے اور اطاعت و فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائے کہ جس کی مثال غیروں میں نہ مل سکتی ہو۔ پس یہی اسلام کے معنی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَسْلِمْ تَسْلَمْ۔ تم فرمانبرداری اختیار کرو تو دین و دنیا کے حسنات اللہ تعالیٰ تمہیں دے گا۔

خدا تعالیٰ آپ کے اموال اور اولاد میں برکت دے اور آپ کو اسلام کی راہ میں قربانیوں کی توفیق دے (آمین) اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور احباب نے آپ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

پھر آپ مانسلور کے لئے روانہ ہوئے جو وہاں سے ۱۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے مورخہ ۱۲ رجون بروز جمعہ ساڑھے نو بجے آپ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی عمارت میں تشریف لائے یہاں پر آپ نے ایک اینٹ نصب فرمائی جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کی ہوئی تھی اس کے بعد میں آپ نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ میں دو باتوں کی طرف سب کو توجہ دلانا چاہتا ہوں پہلی بات حضرت مصلح موعود کے مقام اور آپکی شخصیت کے متعلق ہے حضرت مصلح موعود حضرت اقدس کی خاص دعاؤں کا ثمرہ ہیں۔ حضور اقدس چالیس روز تک ہوشیارپور میں دعا میں مصروف رہے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو پسر موعود کی خوشخبری دی۔ اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

جس بچے کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا وجود اس دنیا کے لئے ایسا ہی ہوگا جیسا کہ خدا خود آسمان سے اتر آیا ہو۔ یہ مقام کوئی معمولی نہیں۔ یہ مقام کوئی ایسا نہیں کہ اس عظیم شخص کو جماعت بھول جائے۔ جس نے ساری دنیا میں اشاعت دین کا جال بچھا دیا۔ جس نے جماعت کی تربیتی۔ تعلیمی اقتصادی اور روحانی ترقی کے لئے انتھک کوشش اور اس قدر وسیع لٹریچر آپ نے لکھا۔

آپ ۱۹۱۴ء میں ۲۴ سال کی عمر میں حضرت اقدس کے جانشین بنے۔ ۲۴ سال کی عمر بچپن کی عمر ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آپ کی ذات اس مقام سے تعلق رکھتی تھی کہ وہ ہر قسم کی ذمہ داری کو اٹھانے کے قابل تھے۔ ۱۹۱۴ء میں جماعت میں اختلاف ہوا بعض لوگ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے انہوں نے حضرت مصلح موعود اور حضرت اقدس کے مقام کو نہ پہچانا۔ ان کو حضرت مصلح موعود سے ذاتی بغض تھا۔ اور وہ جماعت سے الگ ہو گئے۔ ان کے ہاتھ میں جماعت کا خزانہ تھا۔ ان کے ہاتھ میں جماعت کی ایڈمنسٹریشن تھی۔ وہ قادیان کو چھوڑ کر لاہور چلے گئے۔ انہوں نے اپنی علیحدہ جماعت بنالی۔ حضرت مصلح موعود اکثر فرمایا کرتے تھے جب ان بڑے لوگوں نے قادیان کو چھوڑا تو اس وقت بیت المال میں سترہ پیسے تھے اور مولوی محمد علی صاحب نے لاہور جا کر پہلا یہ اعلان کیا کہ اب قادیان میں الو بولیں گے۔ گویا یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ لیکن خدا کی تقدیر کو کون بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر تھی کہ حضرت مصلح موعود کے ہاتھوں جماعت کو استحکام نصیب ہو اور تبلیغی نظام وسیع بنیادوں پر قائم ہو۔

حضرت مصلح موعود ایک موعود جانشین حضرت اقدس تھے پھر "المصلح" کا لفظ اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں استعمال کر کے حضرت اقدس کو بتا دیا تھا کہ جماعت کے اندر غلط اعتقادات۔ غلط خیالات حضرت اقدس کے ہی بعض صحابہ کے ذریعہ پیدا کئے جائیں گے جن کے دل ایمان سے خالی ہوں گے۔ پھر بعد کے حالات نے اس پیشگوئی کو سچا ثابت کر دیا۔ پس ہماری جماعت کو حضرت مصلح موعود کے مقام کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ اپنی ذیلی تنظیمیں دیکھ لیجئے آپ ہی کے ذریعہ انصار اللہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ جیسی عظیم تنظیمیں معرض وجود میں آئیں آپ کے وقت میں قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ یہ سب کچھ حضرت مصلح موعود کی محنت اور آپ کی دن رات کاوش کا ہی نتیجہ تھا۔

اب دوسری بات کی طرف آتا ہوں جو تقدیر کے مسئلہ کے متعلق ہے۔ تقدیر کا مسئلہ اس طرح نہیں جس طرح سمجھا جاتا ہے اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہماری جماعت کے بعض دوست تقدیر کے وہی معنی سمجھتے ہیں جو غیر از جماعت علماء نے بتائے ہیں اس سے آج مسلمان

انحطاط کی حالت میں ہیں۔ ہم نے حضرت اقدس کے پیچھے چلنا ہے۔ جو کچھ انہوں نے قرآن۔ اور حدیث کی تفسیر و تشریح کی۔ جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہی کچھ حضرت اقدس نے بیان فرمایا ہے۔ پھر آپ کے جانشین ہیں۔ وہ بھی اپنی تقریروں میں اور خطبوں میں حضرت اقدس کے علم کلام کو ہی بیان کرتے ہیں حضرت اقدس کے علم کلام سے باہر کچھ نہیں۔ ہم سب جو کچھ لیتے ہیں حضرت اقدس کا نور ہے جس سے ہم استفادہ کرتے ہیں۔ حضرت اقدس نے تقدیر کا مسئلہ اس طرح ہرگز بیان نہیں کیا جو غیر از جماعت دوست بیان کرتے ہیں۔ میں تقدیر کا مسئلہ مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔ پہلے تو ہم دعا سے شروع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ۔

اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم اس کے غلام اور اس کے عبد ہیں۔ وہ ہمارا مالک اور حاکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے اس لئے وہ ہمارا خالق ہے جو کچھ اس نے دیا ہے اپنی رحمت سے دیا ہے اس لئے اس کی ذات بڑی رحیم اور رحمان ہے۔ اس کی اور بھی بہت سی صفات ہیں۔ میں صرف اسی حصہ کے متعلق اشارہ کر رہا ہوں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دعاؤں میں دعا کے صحیح مفہوم کی طرف توجہ نہیں کرو گے تو خدا بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرے گا پھر تم ایسے ہی ہو گے جیسے بھیڑ بکریاں وغیرہ۔

دوسری طرف خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے جسکو حضرت اقدس نے بڑی وضاحت سے اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے کہ تقدیر وہ نہیں جو عام طور پر سمجھی جاتی ہے تقدیر تو خدا تعالیٰ کا آخری حکم ہے اور آخری حکم انسان کی پوری کوشش کے بعد صادر ہوتا ہے۔ اگر ہم کرتے کچھ نہیں تو پھر تقدیر کیسی اس لئے دعا اور تدبیر کا امتزاج ہی حسین نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ اس کو ہم تقدیر کہتے ہیں۔ ہر انسان کا یہ فرض ہے کہ پوری تدبیر کرے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو طاقتیں اور اسباب عطا فرمائے ہیں۔ ان سب کو استعمال کرے پوری کوشش کرے اور کوشش کو انتہا تک پہنچائے۔ اس کے بعد خدا کے حضور گر جائے اور یہ التجا کرے کہ اے خدا جو کچھ تو نے ہمیں عطا کیا تھا وہ سب ہم نے استعمال کیا اب ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرما۔ اور اپنا حکم صادر فرما۔ یہ ہے تقدیر۔ تقدیر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کو نہیں کہتے۔ تقدیر سستی اور کاہلی کو کو نہیں کہتے۔ کہ آپ کو کچھ کرنا نہیں اور جب خرابی پیدا ہوئی تو تقدیر کے الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ یہ کوئی تقدیر نہیں۔ تقدیر وہی ہے تقدیر کا لفظ کچھ اور ہے اور اس کے معنی بھی کچھ اور ہیں۔ اس کے معنی ہیں آخری فیصلہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچانا چاہیئے۔ پھر خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو مجھ سے مانگو میں دینے والا ہوں۔ میں دعائیں قبول کرنے والا ہوں۔

ایک اور بات جس کا ذکر میں ضمناً کر دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ دعا اسی طرح قبول ہو۔ کیونکہ ہم بندے ہیں وہ مالک ہے بادشاہ ہے کبھی دیتا ہے کبھی نہیں دیتا۔ یہ اس کی مرضی ہوتی ہے اور اس میں بھی ایک فلسفہ ہے اس لئے میں اس کے ساتھ دعا کا فلسفہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں۔

ہمیں ہر چیز خدا تعالیٰ سے مانگنی چاہیئے یہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جوتی کا تسمہ باندھنے کیلئے بھی خدا تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیئے یہ چھوٹی سی بات ہے انسان کو کچھ پتہ نہیں کہ جھکا تو بوٹ کا تسمہ باندھنے کے لئے وہیں اس کی جان نکل گئی ایسے کئی واقعات دنیا میں ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے مانگو میں دونگا لیکن وہ علیم ذات ہے اس کو پتہ ہے کہ جو مانگنے والا ہے اس کے لئے کیا چیز بہتر۔ اگر خدا عالم الغیب ہے اور اس کا علم صحیح ہے تو اگر کوئی چیز بندے کے مفید نہیں ہے تو وہ دعا کو قبول نہیں کرے گا اور یہ اس بندہ کے فائدے کے لئے ہے۔

دوسرا حصہ اس کا یہ ہے کہ بعض دفعہ خدا اپنی شان دکھاتا ہے۔ وہ کسی بندے کے تابع نہیں وہ ہمارا حاکم اور مالک ہے وہ یہ بھی نشان بعض دفعہ دکھانا چاہتا ہے کہ ٹھیک ہے تم نے تدبیر کو انتہا تک پہنچا دیا۔ تم نے دعا کی شرائط بھی پوری کر دیں لیکن میں مالک ہوں میں اپنی مرضی جاری کروں گا اور یہ بھی خدا کے نشان کا ایک حصہ ہے اس کو سمجھنا چاہیئے یہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ہے بادشاہ وہی ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اس جیسی کوئی ذات نہیں وہ اپنی یہ بھی شان دکھاتا ہے بعض دفعہ کہ میں معبود ہوں میں عبد نہیں تم عبد ہو میں معبود ہوں۔ اس لئے میں اپنا حکم بھی جاری کروں گا جب میں سمجھوں گا کہ یہ صحیح ہے میرا حکم جاری ہو۔ یہ اللہ کی شان ہے یہ ہے تقدیر کا مسئلہ اور یہ ہے دعا کا مفہوم۔

تقریر ختم ہو جانے کے بعد آپ قیامگاہ پر تشریف لے گئے اور سوا بارہ بجے واپس تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے تعوذ۔ تشہد و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ

(سورۃ النحل آیت نمبر ۹۱)

کہ اپنے اقراروں کو پورا کرو جو تم خدا سے باندھتے ہو۔

آپ نے فرمایا کہ ہم سب نے حضرت اقدس سے عہد بیعت کیا ہوا ہے اس عہد میں ہم نے اقرار کیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی واحدانیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونے کا مقام۔ شرک سے پرہیز۔ اسلامی تعلیمات پر عمل۔ حضرت اقدس کی تمام دعاؤں پر ایمان اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا ان سب امور کو اپنا جزو ایمان بنائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ وعید بھی دی کہ جو اللہ تعالیٰ سے عہد باندھ کر توڑتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنتا ہے۔ سو آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں

آج دنیا اپنے مالک حقیقی کو بھول چکی ہے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم سب تک دین حق کا پیغام پہنچائیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا مفہوم ذہن نشین کرائیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع و اعلیٰ مقام ان کے سامنے اجاگر کریں اور ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے لئے دن رات کوشاں ہوں لیکن یہ سب تبھی ممکن ہوگا جب ہم اپنے اندر ایک زبردست تبدیلی پیدا کریں۔ پہلے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اسلام کے ہر حکم پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری کوشش کریں۔ جب ہمارا نمونہ کلیتاً اسلامی ہو جائے گا تو دوسرے خود بخود ہماری طرف کشش محسوس کرنے لگیں گے

عطر آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کہ عطر وہ نہیں جس کی خوبیاں عطار بیان کرتا پھرے بلکہ عطر وہ ہے جس کی خوشبو اور مہک سے خود بخود لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں

آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی ساری استعدادیں صرف کر ڈالیں۔ خطبہ و نماز کے بعد آپ نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا۔ سوا دو بجے کے قریب آپ وہاں سے بانڈونگ کے لئے روانہ ہوئے اور شام چھ بجے مع قافلہ بانڈونگ پہنچ گئے۔

مورخہ ۱۳ جون بروز ہفتہ آپ مع افراد قافلہ بانڈونگ سے موضع CIPAYANG تشریف لے گئے جو بانڈونگ سے قریباً یکصد کلومیٹر کے فاصلہ پر پہاڑی صحت افزا مقام ہے اور وہاں ایم حنفی صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔

مورخہ ۱۴ جون بروز اتوار آپ وہاں سے جاکرتہ واپس تشریف لائے اور لمبے سفر کی تھکان کی وجہ سے ۱۵ جون کو آرام فرمایا۔

مورخہ ۱۶ جون بروز منگل شام چھ بجے آپ نے مکرم مولوی عبدالواحد صاحب فاضل سابق مبلغ انڈونیشیا کے صاحبزادہ مکرم عبدالقیوم صاحب کے ہاں دعوت طعام میں شرکت فرمائی

مورخہ ۱۷ جون بروز بدھ آپ پاڈانگ کی جماعت احمدیہ کے دورہ کے سلسلہ میں پروگرام کو ترتیب دینے میں مصروف رہے۔

مورخہ ۱۸ جون آپ پاڈانگ سماٹرا بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے گئے اور وہاں دو روز قیام فرمایا۔

مورخہ ۲۰ جون بروز ہفتہ آپ واپس تشریف لائے۔ ۱۹ جون کو بروز جمعہ آپ نے احباب جماعت پاڈانگ کو خطاب فرمایا آپ نے فرمایا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔

جو بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکریہ ادا کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

پس سب سے پہلے تو میں احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے ڈھیروں ڈھیر پیار دیا مجھ سے محبت کا سلوک کیا اور جہاں جہاں بھی میں گیا میں نے ان کے دلوں میں اپنے لئے ایک زبردست جذبۂ محبت موجزن دیکھا۔ آپ کے پریذیڈنٹ صاحب نے خطبہ استقبالیہ میں فرمایا ہے کہ

"آپ کا استقبال اور آپ کے آنے کی خوشی صرف اس وجہ سے نہیں ہے کہ آپ وکیل التبشیر ہیں بلکہ زیادہ تر اس لئے ہے کہ آپ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں"

ان کی یہ بات سو فیصدی درست ہے۔ وکیل التبشیر ہونا تو صرف اس لئے ہے کہ میں ایک واقف زندگی ہوں اور امام وقت کی مرضی اور منشاء کے مطابق جہاں وہ جس کو چاہتے ہیں اور مناسب سمجھتے ہیں اس کے سپرد وہ محکمہ کر دیتے ہیں۔ اس حیثیت سے بے شک اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے ماتحت کہ

اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

میں اس امر کا بھی اظہار کرتا ہوں کہ میری روح اور میرا ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہے جس نے ۱۹۵۳ء سے متواتر مجھے اس عہدہ پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن بات وہی سچ ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ میں حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا پوتا ہوں جماعت کے اندر میرے لئے ایک خاص پیار اور محبت ہے اور یہ صرف اور صرف حضرت اقدس کے طفیل ہے۔ میری ذاتی کوئی حیثیت نہیں۔ مجھے یہاں ایک اپنے بچپن کا واقعہ یاد آگیا

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانو (نائیجیریا) میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم منیر احمد صاحب بسمل مبلغ مقیم (کانو)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

"اور مومنوں کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہو کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر بے دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرتے رہیں" (توبہ آیت ۱۲۲)

نیز فرمایا ہے

"اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں" (آلِ عمران آیت ۱۰۵)

اس ارشاد ربانی کے تحت تعلیم و تربیت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے مرکز میں ہر سال جماعتی سطح پر بھی اور خدام الاحمدیہ کے تحت بھی تربیتی اجتماعات اور کلاسیں منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ جن کے بڑے دور رس نتائج برآمد ہوتے ہیں گزشتہ سال Imo State میں محدود پیمانے پر ایک کلاس منعقد ہوئی تھی۔ کلاس کے دوران جو علم اور یقین شرکاء نے اپنے عقائد کے بارہ میں حاصل کیا اس کی ایک نہایت ہی پیاری مثال دو بچوں نے پیش کی

درج ذیل ہے:۔ دینِ حق کی خدمت خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں جماعت احمدیہ کے سپرد کی ہے اور خدا کا یہ بہت احسان ہے کہ اس نے اس ذمہ داری کو نبھانے کی توفیق بھی دی Imo State کے ایک گاؤں میں بعض قائدین نے ہماری جماعت میں شامل ہونے والوں کے خلاف ورغلایا مگر اس موقع پر گزشتہ سال تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے دو بچوں نے نہ صرف یہ کہ خود احمدیت کا دفاع کیا اور دشمنوں کے پراپیگنڈہ میں نہیں آئے بلکہ OWERI میں جو اس سٹیٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے اور جہاں مشنری بھی رہتا ہے مشنری کو اطلاع دی چنانچہ ان دونو نو عمر بچوں کے استقلال کی وجہ سے یہ ابتلاء نہ صرف ختم ہوا بلکہ احمدی پہلے سے بھی زیادہ مخلص ہو گئے اور ان میں سے ایک نے ابھی حال ہی میں مسجد کے لئے ۳-ایکڑ زمین مفت دی ہے۔

ان اجتماعات سے غیر از جماعت بھی مستفید ہوتے ہیں۔ اس کا ایک نظارہ اپریل میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے دوران دیکھا گیا۔ اس اجتماع میں بنڈل (Bendel) سٹیٹ کے وزیر تعلیم صاحب مدعو تھے۔ کاروائی کے دوران جو نعرہ ہائے تکبیر لگائے گئے ان سے وہ خاصا متاثر نظر آتے تھے۔ اور نہایت جوش کے ساتھ وہ خدام کے ساتھ ان نعروں میں شریک ہوئے۔ احادیث کے اس دور میں ایسے اجتماعات کا انعقاد جو کہ محض خدا اور رسولؐ کے لئے ہوں ان کے لئے شاید بالکل ہی انوکھی چیز تھی۔ ایسا اجتماع تو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا کہ جس میں خوشی کا اظہار بجائے گانے بجانے اور تالیاں پیٹنے کے خدائے واحد کی کبریائی کے ساتھ کیا جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جا رہا ہو۔ چنانچہ ان جذبات کا اظہار بعد میں انہوں نے اپنی تقریر میں بھی کیا۔

قریب قریب ہر اجتماع پر اس قسم کے جذبات کا اظہار دیکھنے میں آتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اپنے مذہب پر یقین اور اعتماد بحال ہو رہا ہے اور اسلام کے روشن مستقبل کی ایک امید بندھی نظر آتی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ضرورت اس بات کی محسوس ہوتی ہے کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اپنے اپنے دائرہ کار میں ایک مشنری کی طرح کام کرے اور غیر مسلموں پر بھی اور اپنوں پر بھی اسلام کی حقانیت اور اس کی حسین تعلیم کے پہلوؤں کو اجاگر کرے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے مرکز میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاسوں کی طرح نائیجیریا میں بھی خدام الاحمدیہ کے تحت ہر سال ایسی تعلیمی کلاسوں کا انعقاد ہوتا ہے جس میں خدام کو تربیت کے علاوہ علمی مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں۔ نائیجیریا میں یہ کلاس لیگوس اور کانو دو جگہوں پر منعقد ہوتی ہے۔

نائیجیریا کے شمالی علاقوں میں گو جماعتیں کم ہیں مگر اللہ کے فضل سے سب کی سب فعال ہیں طویل مسافت اور لمبے فاصلوں کی وجہ سے شمالی علاقوں کے خدام و ناصرات کے لئے لیگوس میں منعقد ہونے والی کلاس میں شامل ہونا ناممکن تو نہیں مشکل ضرور ہے اس وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال شوریٰ میں فیصلہ کیا گیا کہ شمالی علاقوں کی مجالس کے لئے کانو میں الگ کلاس منعقد ہوا کرے۔

چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل امسال کانو میں ۱۷ر اگست سے لے کر ۲۳ر اگست تک بڑی کامیاب تربیتی کلاس منعقد ہوئی اس کلاس میں کانو، زاریا۔ جوس اور فنٹوا (FUNTUA) چار جماعتوں کے ۷۰ طلباء و طالبات نے شرکت کی۔

کلاس کے شروع ہونے سے دو ماہ قبل تمام متعلقہ جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ اطلاع دی گئی اور درخواست کی گئی کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں طلباء کو کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں

دو ماہ قبل ہی کلاس کی تیاری یعنی رہائش تعلیم اور کھانے وغیرہ کے انتظامات کے جائزہ کے لئے مندرجہ ذیل ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کی گئی۔

۱۔ مکرم کمال الدین صاحب
۲۔ " سید قاسم احمد صاحب
۳۔ " رحیم سلامی صاحب
۴۔ " حسین بولاجی صاحب

اس کمیٹی نے تمام امور کے بارہ میں تفصیلی طور پر غور کر کے اپنی مفصل رپورٹ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ میں پیش کی اس رپورٹ کو مناسب ترمیم کے ساتھ عاملہ نے منظور کیا اور پوری تندہی کے ساتھ کلاس کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کانو میں تحریک جدید کے ماتحت ہمارا ایک سیکنڈری سکول ۱۹۷۰ء سے تعلیمی میدان میں سرگرمی سے خدمت کر رہا ہے۔ طلباء کی رہائش اور تدریس کے انتظام میں سکول کی وجہ سے بہت سہولت رہی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی درخواست پر محترم پرنسپل صاحب نے سکول کی عمارت رہائش اور تدریس کیلئے استعمال کرنے کی بخوشی اجازت دے دی فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

چنانچہ طلباء کی رہائش کا انتظام سکول ہی میں کیا گیا جبکہ طالبات کو دوسری جگہ مسجد کے ساتھ موجود کمروں میں ٹھہرایا گیا۔

بیرونی جماعتوں سے اکثر طلباء اور طالبات اپنے اپنے قائدین کی معیت میں ۱۶ر اگست کی شام کو کانو پہنچ گئے تاہم چند طلباء ۱۷ر اگست کی صبح کلاس میں شامل ہوئے۔

۱۷ر اگست کو صبح ۸-۴۵ پر کلاس کا آغاز خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا سے ہوا جو محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کانو کے ارشاد پر خاکسار نے کرائی۔ کلاس میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھائے گئے۔

۱۔ ترجمہ قرآن کریم۔ ۲۔ حدیث۔ ۳۔ فقہ۔ ۴۔ موازنہ مذاہب۔ ۵۔ عربی۔ ۶۔ کتب حضرت اقدس۔ کلاس کے سارے پروگرام کا آغاز روزانہ صبح ۴ بجے نماز تہجد سے ہوتا۔ بعدہٗ نماز فجر اور پھر درس قرآن کریم ہوتا۔ ازاں بعد طلباء اپنے طور پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ اس کے بعد ناشتہ اور کلاس تیاری کا وقفہ ہوتا تدریس کا پروگرام روزانہ ۸-۴۵ سے ۱-۲۰ تک ہوتا کلاس کے ختم ہونے پر نماز ظہر اور کھانے کے بعد ۴ بجے تک آرام کا وقفہ ہوتا۔

۴ بجے شام نمازِ عصر پڑھنے کے بعد کسی ایک علمی موضوع پر تقریر ہوتی جو ایک گھنٹہ تک جاری رہتی چنانچہ پروگرام کے مطابق مندرجہ ذیل پر تقاریر ہوئیں۔

۱۔ برکاتِ قدرتِ ثانیہ
۲۔ تدوین و جمع قرآن
۳۔ خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم
۴۔ صداقت حضرت اقدس
۵۔ وفاتِ مسیح ناصریؑ

علمی تقاریر کے بعد کھیلوں کا پروگرام ہوتا۔ طلباء کے لئے فٹ بال کھیلنے کا انتظام کیا گیا تھا جبکہ طالبات الگ ٹیبل ٹینس کھیلتیں۔

مغرب اور عشاء کی نماز سب طلباء اور طالبات شہر میں واقع مسجد میں ادا کرتے۔ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے دوران وقفہ میں خاکسار پون گھنٹہ تک طلباء اور طالبات کے سوالات کے جواب دیتے۔ عشاء کی نماز کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر طلباء واپس سکول چلے جاتے جہاں اُن کی رہائش کا انتظام تھا۔

کلاس کو پڑھانے کی ذمہ داری خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی ذکر اللہ ایوب اور مکرم عبدالرزاق صاحب کے سپرد تھی۔

کلاس کے اختتام پر ہفتہ کے روز تمام طلباء اور طالبات کا تحریری امتحان لیا گیا۔ ۷۰ طلباء اور طالبات میں سے چند ایک کے سوا باقی سب بڑے اچھے نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہفتہ کے روز ہی امتحان سے فارغ ہونے کے بعد طلباء اور طالبات کو کانو کی سیر کرائی گئی۔ کانو کا چڑیا گھر اور بعض دیگر تاریخی عمارات دکھانے کے لئے کانو مشنری کی اپنی بڑی (VAN) وین اور آٹھ دیگر احمدی احباب کی کاریں استعمال کی گئیں۔ یہاں گرمی کا موسم ہونے کے باوجود اُس روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے موسم نسبتاً خوشگوار تھا الحمد للہ۔

ہفتہ کے روز ہی عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد امتیاز حاصل کرنیوالے

طلباء اور طالبات کو انعامات کی تقسیم کی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب رات سوا آٹھ بجے کانو جماعت کے چیئرمین محترم الحاج OGUNBEKNN صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے تلاوت کی بعدہٗ محترم صدر صاحب نے کلاس کے بخیر و خوبی ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کی افادیت سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ اس موقع پر عاجز نے بھی طلباء کو چند نصائح کیں اور بتایا کہ جو علم انہوں نے یہاں حاصل کیا ہے اسے یاد رکھیں اور یاد رکھنے کا بہترین طریق یہ ہے کہ یہ تمام باتیں دوسروں تک پہنچائی جائیں بعد ازاں محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ زاریا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد محترم عبدالرحیم سلامی صاحب قائد خدام الاحمدیہ کانو نے کلاس انتہائی کامیاب ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ان تمام خدام و انصار و لجنہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں نیز محترم پرنسپل صاحب احمدیہ سیکنڈری سکول کانو کا بھی خصوصی شکریہ ادا کیا کہ ان کے تعاون سے بہت سے مسائل حل ہو گئے تھے۔

ازاں بعد محترم چیئرمین صاحب کانو جماعت نے مندرجہ ذیل طلباء اور طالبات کو انعامات تقسیم کئے۔

طلباء

اوّل - مصلح الدین داؤد ایوسف صاحب (کانو)

ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد تھی جسے انہوں نے بفضل اللہ تعالیٰ بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ پورے ایک ہفتہ تک مسلسل اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ مسجد میں بھی رہیں۔ خود تکلیف اٹھا کر کلاس میں شامل ہونے والوں کے آرام اور سہولت کا سامان کیا اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے اور اس موقع پر انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے جو بہترین تعاون کی مثال قائم کی ہے اللہ تعالیٰ اسے آئندہ اور بھی وسعت دے آمین۔

۲- دوم - ابوبکر باوگون (Balogun) صاحب (جوس)

۳- سوم - مشہود بکرے (BAKARE) صاحب (جوس)

طالبات

۱- اول صفیہ لارحمۃ (کانو)

۲- دوم - نفیسۃ شونیبارے (زاریا)

۳- سوم - خدیجہ شونیبارے "

آخر میں محترم مولوی ذکر اللہ ایوب صاحب نے دعا کروائی اور یہ تقریب سوا نو بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ طلباء اور طالبات کے کھانا پکانے کی تمام تر

ہر گاؤں، ہر قریہ اور قصبہ سے نمائندے اجتماع میں شامل ہوں

(حضور اقدس کا تازہ ارشاد)

قائدین اضلاع اور قائدین مقامی متوجہ ہوں!

حضور اقدس نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ۹/۸۱ میں مرکزی اجتماعات کے سلسلہ میں احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تاکید فرمائی ہے کہ ہر گاؤں، ہر قریہ اور ہر قصبہ سے نمائندے اجتماع میں شامل ہوں۔

پس قائدین اضلاع، قائدین مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران حضور انور کی خواہش کو پورا کرتے ہوئے اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پوری ہمت صرف کر ڈالیں اور کوئی جماعت اور کوئی مجلس ایسی نہ رہنے دیں جہاں سے اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔

امراء اضلاع، مربیان اور معلمین کو حضور نے اس امر کا ذمہ دار قرار دیا ہے کہ وہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ "جانتے رہ کر" مرکزی اجتماعات کے لئے ہر جماعت اور ہر مجلس کا نمائندہ تیار کر کے بھجوائیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ امراء اضلاع اور مربیان کی طرف سے اس بارے میں حضور کی خدمت میں دو رپورٹیں ملنی چاہئیں۔ پہلی رپورٹ عید سے دو دن قبل اور دوسری رپورٹ خدام کے اجتماع سے ایک ہفتہ قبل یعنی ۱۵ر اکتوبر کو۔

حضور نے ان اجتماعات کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ نیز فرمایا کہ اس وقت نوعِ انسانی کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ہر تنظیم اجتماع کے موقعہ پر ۲۱ بکرے صدقہ دے گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر ۸۱ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ قائدین اضلاع اجتماع کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ ہر ہفتہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوائیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔

ملک منصور احمد عمر

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ - مرکزیہ - ربوہ

بقیہ: دورہ انڈونیشیا صفحہ ۴ سے آگے

جس سے اس بات کی سچائی ظاہر ہو جائے گی کہ جو کچھ میں نے کہا ہے کہ سب کچھ - ساری محبت - سارا پیار اور سب خلوص ہمیں جماعت کی طرف سے محض حضرت اقدس کے طفیل ہی ملا ہے۔ میری عمر تیرہ چودہ سال کی ہوگی۔ ہاکی کھیلنے کا مجھے بہت شوق تھا۔ نہ صرف شوق تھا بلکہ میں ہاکی کا بہت اچھا کھلاڑی بھی تھا یہاں تک کہ سکول میں بھی اپنی ٹیم کا کپتان تھا۔ کالج میں بھی اپنی ٹیم کا کپتان تھا۔ اور اس کے بعد کلب میں بھی ہاکی ٹیم کا کپتان تھا۔ اس وقت کی ہماری ٹیم ہندوستان بھر میں بہترین شمار ہوتی تھی۔ ہاکی کھیلنے کے لئے مجھے روزانہ ہاکی گراؤنڈ کی طرف جاتے ہوئے قادیان کی گنجان آبادی میں سے گذرنا پڑتا تھا اور بحیثیت ہاکی کے کھلاڑی ہونے کے مجھے نیکر۔ رنگدار قمیص چھوٹی جرابیں اور کھیل کے بوٹ اور ہاتھ میں ہاکی اسٹک کے کر جانا ہوتا تھا اس لباس میں شرم تو بہت محسوس کرتا تھا لیکن یہ کھیل کا لباس تھا اور اس کا پہننا ضروری تھا۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ان صحابہ حضرت اقدس میں سے تھے جنہوں نے دنیا پر لات مار کر قادیان کی درویشی اختیار کر لی تھی۔ آپ اخبار الحکم کے بانی اور ایڈیٹر تھے حضرت اقدس کے (۳۱۳) میں میں سے تھے۔ ان کا گھر راستے میں پڑتا تھا جب میں کھیلنے کیلئے جاتا تھا تو وہ جب بھی وہاں موجود ہوتے اور مجھے دیکھتے تو مجھے اشارہ سے سائیکل سے اترنے کا کہتے۔ میں اترتا تو وہ آگے بڑھ کر مجھے گلے سے لگا لیتے اور میری پیشانی پر بوسہ دیتے میری عمر اس وقت تیرہ چودہ سال کی تھی۔ اور یہ عمر کوئی خاص سوچ والی نہیں ہوتی۔ مجھے سمجھ نہ آتی تھی کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ بعد میں بڑے ہو کر سمجھ آئی کہ دراصل ان کو مجھ میں میرا چہرہ نظر نہیں آتا تھا بلکہ اپنے حبیب اور اپنے آقا حضرت اقدس کا چہرہ نظر آتا تھا۔ دراصل وہ مجھے پیار نہیں کر رہے ہوتے تھے بلکہ حضرت اقدس کو پیار کر رہے ہوتے تھے۔

اس کے بعد آپ نے جزیرہ سماٹرا کے رہنے والوں کو مبارک باد پیش کی کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے السابقون کے زمرہ میں ہونے کا شرف بخشا۔ یعنی جزیرہ سماٹرا سے ہی سب سے پہلے طلباء قادیان گئے تھے۔ انہی طلباء میں سے مبلغ بھی بنے۔ جنہوں نے واپس کر اپنے ملک انڈونیشیا میں تبلیغ احمدیت کا آغاز کیا

مورخہ ۲۰ر جون کو دوپہر کے وقت مکرم احمد دہلان صاحب کے گھر تشریف لے گئے تین بجے بعد دوپہر آپ بذریعہ ہوائی جہاز سورابایا کے لئے بمعہ قافلہ روانہ ہوئے۔

مورخہ ۲۲ر جون کو بروز سوموار آپ سورابایا سے جگجا کرتہ کے لئے روانہ ہونے والے تھے لیکن جہاز کی خرابی کی وجہ سے روانہ نہ ہو سکے مورخہ ۲۳ر جون واپس جگجا کرتہ تشریف لائے۔ مورخہ ۲۴ر جون کو مکرم حنفی صاحب کے ہاں اور مورخہ ۲۵ جون کو محترمہ خدیجہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کے دعوت طعام میں شرکت فرمائی۔ مورخہ ۲۶ر جون کو آپ نے مسجد ہدایت میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ مورخہ ۲۷ر جون کو صبح دس بجے ممبران کمیٹی پسڈک کے کام کو تیز کرنے اور اس کو جلد مکمل کرنے کی ہدایت فرمائی اسی دن ساڑھے گیارہ بجے مبلغین کی میٹنگ بلائی اور ان کو ہدایات دیں۔ نصائح فرمائیں نیز مبلغین کے نئے تبادلے اور تقرریاں فرمائیں شام کو چار بجے مبلغین کرام اور مجلس عاملہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا مشترکہ اجلاس طلب فرمایا۔ جماعت کے دستور اساسی کی وضاحت فرمائی۔ اور اس پر مزید غور کرنے کے لئے دو وکلاء اور ایک ممبر پر مشتمل کمیٹی مقرر فرمائی مورخہ ۲۸ر جون آپ کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں کثرت سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ آپ نے الوداعی خطاب سے احباب جماعت کو اس موقع پر نوازا۔

یکم جولائی کو آپ نے مبلغین کرام کی ایک اور میٹنگ طلب فرمائی۔ اور تبلیغ کو وسعت دینے کے سلسلہ میں ہدایات دیں۔ اسی دن انڈونیشیا کے مشہور رسالہ Tempo کو ایک انٹرویو بھی دیا۔ ۲ر جولائی کو آپ مع بیگم صاحبہ انڈونیشیا سے رخصت ہوئے۔ روانگی کے وقت عجیب دلکش منظر تھا۔ روانگی سے قبل سب دوستوں کے ساتھ محترم صاحبزادہ صاحب نے مصافحہ و معانقہ فرمایا۔ اور اس کے بعد لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے وقت احباب اور صاحبزادہ صاحب فرطِ محبت سے اشکبار تھے پانچ بجے شام آپکا جہاز محو پرواز ہو گیا۔

اعلان دارالقضاء

مکرمہ خورشید بی بی صاحبہ معرفت محمد ارشد صاحب ظفر محلہ دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی کہ میرے خسر مکرم شیر محمد صاحب وفات پا گئے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۱۴۴۹/۱۹۵-۱۱۱ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ دو صد روپے جمع ہیں۔ رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ استدعا ہے کہ رقم مبلغ دو صد روپے مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین مجالس ہر ماہ کی بیس تاریخ تک وصول شدہ رقوم مرکز میں بھجوانی ضروری ہیں

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت قریب آگیا ہے مگر بعض مجالس کی جانب سے ابھی تک وصولی صفر ہے یا سو فیصد نہیں۔

ناظمین کرام سے التماس ہے کہ جلد از جلد سو فیصد چندہ جات (مجلس و اجتماع) وصول کر کے مرکز کو ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔"

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ وہ وعدوں کی رقوم جلد از جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

صنعتی نمائش لجنہ اماء اللہ

اس سال لجنہ اماء اللہ کی سالانہ صنعتی نمائش انشاء اللہ تعالیٰ اجتماع کے موقعہ پر لگائی جائے گی تمام شہروں کی لجنات اس میں شرکت کرنے کی کوشش کریں۔ مگر اس بات کو ضرور مدنظر رکھیں کہ ہمارے پاس جگہ بہت کم ہے۔ اس لئے اشیاء تعداد میں کم مگر معیاری لائیں بازار سے خریدی ہوئی چیزیں نہ لائیں۔

(سیکرٹری نمائش لجنہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے اجتماع سالانہ

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ر ستمبر میں حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر لجنہ کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے ہر وہ جگہ جہاں تین بھی احمدی عورتیں ہیں ان میں سے کم از کم ایک کا آنا ضروری ہے۔ کوئی ایک لجنہ بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے۔ جہاں سے نمائندگی نہ ہو۔ اگر صدر کسی مجبوری کے تحت نہیں آسکتیں تو اپنی طرف سے کسی کو نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔ جس لجنہ سے کوئی ممبر نہیں آئے گی۔ اس لجنہ کو کالعدم سمجھا جائیگا خدام الاحمدیہ کے قائدین سے درخواست ہے کہ چونکہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اور ناصرات کے اجتماع ایک وقت میں ہی ہو رہے ہیں اس لیے وہ اپنے آنے کی تیاری کے ساتھ اس شہر، قصبہ یا گاؤں کی ممبرات کو بھی تحریک کریں اور ان کا اپنے ساتھ لانے کا انتظام بھی کریں۔ ہاں لجنات کو چاہیئے کہ آنے سے قبل اپنی تعداد سے ضرور اطلاع دیں۔

اسی طرح امراء ضلع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ضلعی دوروں میں لجنات تک بھی حضور کا یہ ارشاد پہنچائیں۔ اسی طرح ضلع کی صدروں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع کی ہر لجنہ تک یہ اطلاع پہنچائیں کہ ان کا آنا ضروری ہے۔ عید سے قبل ہر لجنہ یہ اطلاع مل جانی چاہیئے کہ ہر لجنہ سے ان کی کتنی ممبرات آرہی ہیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع اطفال پر

ورزشی مقابلے

انفرادی مقابلے

دوڑ سو گز ۱۰۰، لمبی چھلانگ، ثابت قدمی، دوڑ دو سو گز ۲۰۰
دوڑ تین ٹانگ، نشانہ غلیل (دو معیار ہونگے)

اجتماعی مقابلے

فٹ بال، کبڈی، جھنڈا دوڑ، میرو ڈبہ

نوٹ نمبر ۱:۔ ہر ٹیم گیارہ اطفال پر مشتمل ہوگی۔ ریفری کا فیصلہ ماننا ضروری ہوگا۔

نمبر ۲:۔ اطفال کی عمر کا فیصلہ کرنے کے لیے علیحدہ کمیٹی مقرر ہوگی۔

نمبر ۳:۔ اجتماعی مقابلے بلاک وار ہوں گے۔ نگران صاحب بلاک اپنے حلقہ سے کھلاڑی منتخب کریں گے۔

(جھنڈا دوڑ کی ٹیم چار اطفال پر مشتمل ہوگی)

(منتظم اشاعت اجتماع اطفال الاحمدیہ)

ضروری اعلان برائے تقسیم ٹکٹ

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ میں شامل ہونے والی تمام ممبرات کے لیے داخلہ گیٹ کا ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ باہر سے آنے والی خواتین دفتر لجنہ مرکزیہ سے داخلہ ٹکٹ اور نمائندگان کا ٹکٹ حاصل کریں۔ ربوہ کی خواتین اپنے محلہ کی صدر سے ٹکٹ حاصل کریں۔ دفتر ان کو ٹکٹ مہیا نہیں کرے گا۔ تیز دخواتین جو عارضی طور پر ربوہ میں ٹھہری ہوتی ہیں وہ لجنہ ربوہ کی وساطت سے ٹکٹ حاصل کرنے کی بجائے دفتر لجنہ مرکزیہ سے اپنے ٹکٹ خود آکر حاصل کریں تاکہ ان کی لجنہ کی طرف سے نمائندگی ہو سکے۔ اس کے علاوہ شوریٰ کے ٹکٹ بھی دفتر جاری کریگا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

آنکھ کا آپریشن بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر آپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ۔ مشورہ۔ لٹریچر فری

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول سلاگا میں

عزت مآب سفیر پاکستان مقیم گھانا کی تشریف آوری

مکرم پرنسپل صاحب احمدیہ تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول سلاگا بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ عزت مآب سفیر پاکستان مقیم گھانا اپنے دورہ شمالی غانا کے دوران سلاگا تشریف لائے جہاں انہوں نے احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کا معائنہ کیا اور اس موقع پر طلباء اور سکول کے سٹاف کو خطاب کیا اور انہیں آئندہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک بہترین شہری اور محب وطن بننے کی طرف توجہ دلائی۔

ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں غانا میں مقیم پاکستانیوں اور غانا کی بعض معزز شخصیتوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر جناب عزت مآب سفیر پاکستان نے طلباء کو ہاکیوں کا تحفہ پیش کیا۔ اس موقع پر اس ریجن کے ڈائریکٹر تعلیم بھی موجود تھے۔ جماعت احمدیہ جو ملک میں تعلیمی خدمات بجا لا رہی ہے حاضرین نے انہیں بہت سراہا۔ یہ سادہ مگر پر وقار تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (وکالت تبشیر)

برائے توجہ لجنات

جو لجنات کتاب "دورۂ مغرب" خریدنا چاہتی ہیں ان کے لئے تحریر ہے کہ اگر وہ یکصد کتب خریدیں گی تو انہیں ۱۰/ روپے فی کتاب رعایت ملے گی جب کہ انفرادی طور پر کتاب خریدنے پر قیمت ۲۵/ روپے ادا کرنی ہوگی۔ اس لئے لجنات رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ممبرات کے لئے مرکز سے کتب منگوا سکتی ہیں۔ آئندہ سال کے مطالعہ کیلئے بھی یہ کتاب نصاب میں رکھی گئی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

حکومت پنجاب سے منظور شدہ

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے ۴ فرلانگ مغرب کی جانب ربوہ میں اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم

- مسجد
- اسکول، رہائشی / کمرشل پلاٹ
- ڈسپنسری
- بنک
- کمرشل سینٹر
- محلہ شاپس
- پارک ۳

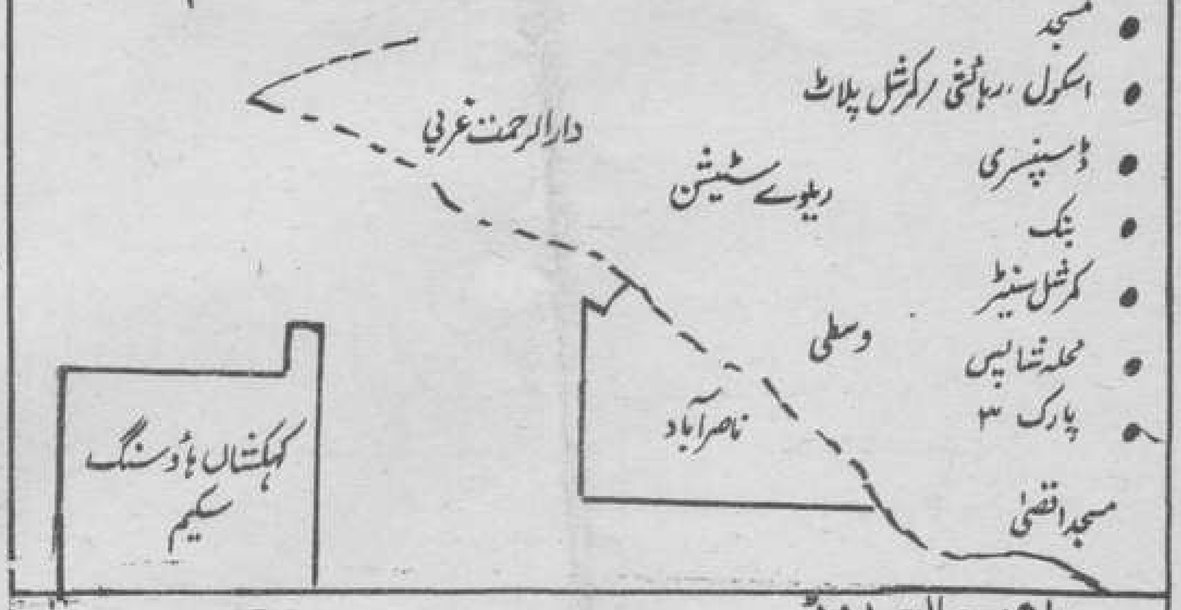

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیویلپمنٹ شروع ہو رہی ہے جس میں پختہ سڑکوں اور نالیوں کی تعمیر شامل ہے۔ ۴۰۔۳۰۔۲۵ فٹ کی مکمل سڑکیں۔ مجوزہ پلان کمیٹی حدود میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے۔ اپنی پسند کے مطابق ۳۔۵۔۷۔۱۰۔۲۰ مرلہ کے گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز پلاٹس حاصل کریں۔ —— مزید معلومات کے لیے ——

العارف اسٹیٹس ڈیویلپرز گولبازار ربوہ

فون آفس ۴۹۸ —— فون رہائش ۴۷۸

بچوں کے لئے عید کی خوشی میں اضافہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ اکتوبر

سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے۔ (مینیجر)

صبر کرنیوالے کا اجر

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو کہ عقل اور جہل میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۰)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۳ کے کالم ۴ کی تیرھویں سطر میں لفظ "ہنسیوں" کی بجائے "فصیلوں" چھپ گیا ہے۔ نیز الفضل مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۴ کالم ۳ کی سطر میں حوالہ کے آخر میں کتاب کا نام غلط چھپ گیا ہے۔ اصل نام "نور القرآن" ہے

احباب تصحیح فرمالیں

(ادارہ)

نت نئے ڈیزائن سے

بشیر احمد گیٹ میکر

آپ کی خدمت کا واحد ادارہ لوہے کے گیٹ۔ گرلز، جالیاں بنوانے کے لئے خدمت کا موقع دیں۔

مغل سٹیل ورکس رحمت بازار ربوہ والوں کی ذیلی شاخ

احمد گیٹ میکر

بالمقابل بلوچستان انٹرنیشنل ہوٹل مسجد روڈ کوئٹہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱

فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ بالمقابل سٹیشن ریلوے اسٹیشن رحمت بازار۔ ربوہ

کو یاد رکھیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴